- ایک صاحب نے ایک فقیر سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا تم سارا دن چلتے چلتے تھک جاتے ہوگے؟
فقیر نے کہا! ہاں صاحب میں کار خرید نے کو تو آج ہی خرید لوں، مگر پھر کوئی بھیک نہیں دے گا۔

- زید نے عمران سے پوچھا! تمہارے دادا کیسے مر گئے؟
عمران نے بتایا انھیں بھولنے کی بیماری تھی بس ایک دن وہ سانس لینا ہی بھول گئے۔

مرسلہ: محمد ثاقب، ہردوئی، یوپی

- ایک بار انجینئرنگ کے سبھی پروفیسرز کو ہوائی جہاز میں بٹھایا گیا۔ پھر اناؤنس کیا گیا کہ یہ ہوائی جہاز آپ کے طلبا نے بنایا ہے۔
تبھی سب پروفیسرز جہاز سے نیچے اُتر گئے لیکن پرنسپل بیٹھے رہے۔ لوگوں نے پوچھا: آپ کو ڈر نہیں لگتا۔
پرنسپل نے کہا مجھے اپنے طلبا پر پورا بھروسہ ہے۔ یہ اسٹارٹ ہی نہیں ہوگا۔

مرسلہ: احمد رضا، بیجاپور، کرناٹک

- ایک آدمی: اپنے دوست سے کہا میرے چار بچے ہیں۔ پہلا MBA، دوسرا B.Ed، تیسرا PHD اور چوتھا چور ہے۔
دوست نے کہا: تو چور کو گھر سے نکال کیوں نہیں دیتے؟
اس آدمی نے جواب دیا: یار وہی تو کماتا ہے باقی سب بیکار ہیں۔

مرسلہ: محمد سالم، مومرا گڑھ، ناگپور

- آدھی رات میں کسی نے ڈاکٹر کو فون کیا۔
ڈاکٹر صاحب مجھے نیند نہیں آرہی ہے۔ ڈاکٹر نے جل کر کہا تم ٹیلیفون کان سے لگائے رکھو میں تمھیں لوری سناتا ہوں۔

مرسلہ: محمد رمضان، برہان پور، یوپی

- ایک پاگل سمندر میں دہی ڈال رہا تھا۔
دوسرے پاگل نے وجہ پوچھی۔
پہلا پاگل: میں لسّی بنا رہا ہوں۔
دوسرا پاگل: لوگ اسی لیے تجھے پاگل کہتے ہیں۔
اتنی ساری لسّی کیسے پلائے گا۔

مرسلہ: عامر خاں، بلرامپور، یوپی

- ٹرین میں سفر کرتے ہوئے ایک صاحب بڑی دیر سے اپنی چھینک کو روک رہے تھے۔ چھینک آتی تو وہ عجیب شکل بنا کر روک لیتے۔ ایک ہمسفر سے ضبط نہ ہوسکا اور پوچھ بیٹھا آخر چھینک کیوں روک رہے ہیں؟ ان صاحب نے جواب دیا۔
''میری بیوی کا کہنا ہے کہ جب بھی چھینک آئے تو سمجھ لیں کہ میں نے آپ کو یاد کیا ہے اور آپ کو میرے پاس آجانا چاہیے۔''
ہمسفر نے پوچھا: ''آپ کی بیوی کہاں ہے؟'' ان صاحب نے جواب دیا۔ ''قبر میں۔''

مرسلہ: محمد نظام، مرحبا کالونی، اکولہ

- استاد: برف کو جملے میں استعمال کرو۔
شاگرد: یہ تو مشکل ہے سر! ہم برف کو پانی یا شربت میں استعمال کرتے ہیں۔

مرسلہ: محمد زاہد، سونیت پور، آسام